

امیر الامراء نواب نجیب الدولہ ثابت جنگ اور جنگ پانی پت (۵)

(از جناب مفتی انعام اللہ صاحب شہابی اکبر آبادی)

شاہ نادر کے مجرموں نے یہ خبر گوش گزاری کہ لکھنؤ کی ماتحتی میں پچیس ہزار مرہٹے سوار راستہ کو روکنے کے لئے آگئے ہیں شاہ درانی نے اپنی فوج کو تیار ہونے کا حکم دیا اور شاہ پسند خاں جو حسین اور قوی الجتہ سردارِ فاعنہ تھا اس سے ارشاد فرمایا کہ اے شاہ پسند خاں آج مرہٹوں کی اس فوج کی تہیہ اور تادیب تمہارے ذمہ ہے یہ لوگ ہمارا راستہ روکنے کے لئے پڑے ہوئے ہیں۔

خان مذکور نے آداب بجالا کر اپنے تین ہزار سواروں کو لے کر کوچ کر دیا اور مرہٹوں پر جا پڑا بڑے دور شور کا مقابلہ ہوا۔ انجام کار مرہٹے بھاگنے پر مجبور ہوئے اور شاہ پسند خاں مظفر و منصور اسی طرح حاضر حضور ہی شاہ درانی ہوا اس کے ہر ایک سپاہی کے ہاتھ میں مرہٹوں کے دو دو تین تین سرے وہ شاہ کے سامنے لا کر ڈال دیے بادشاہ شاہ پسند خاں سے بہت خوش ہوا اور ہر سپاہی کی بہت افزائی کی اور ہمہ کلامی کا ہر ایک کو شرف بخشا۔

بہادر نے جب بادشاہ کے دربارے میں سے عبور کرنے اور مرہٹوں کی فوج کے شکست پانے کا حال سنا تو اس کے دل پر ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ سر ہند جانا جاتا اٹا پانی پت کی طرف لوٹا اور شہر کے جانب شمال توپوں کا حصار لشکر کے گرد باندھا اور خوب عمیق دعوں خندق کھود کر خاک خندق سے ایک قلعہ لشکر کے چاروں طرف بنالیا۔

۱۹ جمادی الاول کو بہاؤ پانی پت پہنچ کر حصار و خندق توپوں کے زخمیرہ سے نارس ہو گیا تھا شاہ درانی سنبھال کہ کی سرسے سے چلا تو چند کوچ مغرب کی طرف کئے اور لشکر کے لاغر جانور اور بیکار سامان کو دانشہ پیچھے چھوڑنا لگا۔ یہ سبھی کہ شاہ درانی ہماری افواج قاہرہ اور معیت کی کثرت دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا۔ مقابلہ پر آنا نہیں چاہتا اور اسی طرح بھاگتا ہوا افغانستان چلا جاتا تھا انہوں نے پیچھے رہے ہوئے سامان کو لوٹنے کے لئے یورش کی سرور خاں جہان خاں کو ٹیڑھے مہربوں پر عقب سے حملہ کرنے کا موقعہ بنا لیا اس طرح میں ہزار مرہٹے قتل ہو گئے بہاؤ کے پہونچنے کے تیسرے روز احمد شاہ درانی اور نواب نجیب الدولہ وغیرہ ۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۱۷۱ ہجری پت پہونچے شجاع الدولہ بھی شرمشرمی مجبوری درجہ اپنی دس ہزار فوج سے پانی پت پہنچا اس کے ساتھ اودھ کے ٹھاکر لعلتہ دارگوں ساتیں سیرگی جن کے ہندو افسر اور گرو دہمت گرو تھے۔

نواب احمد خاں نگیش کی نواب نجیب الدولہ سے کشیدگی تھی جب شجاع الدولہ اودھ سے شاہ درانی کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا اور احمد خاں نگیش کو غازی الدین کی تباہی کا بھی یقین ہو گیا تو اس نے نجیب الدولہ سے آشتی کی طرح ڈالی اور شاہ درانی کی خدمت میں حاضر ہوا نجیب الدولہ بہت ادب سے خیال کا فرد تھا قومی اغراض کے مقابلہ میں ذاتی غرض اور جذبات کی کوئی حقیرت نہیں سمجھتا تھا چنانچہ احمد خاں نگیش نجیب الدولہ سے ملنے آئے تو وہ دور تک خود پیشانی کو گئے اور شکستہ چہرہ اور محبت سے لبریز دل لے کر بغل گیر ہوئے اور بھائی کہہ کر خطاب کیا فرمادہ شاہ درانی کی ہمرکابی میں صرف نجیب الدولہ، دودھ سے قل، احمد خاں نگیش، شجاع الدولہ، حافظ رحمت خاں نواب محبوب خاں، شاہ ولی خاں وزیر اعظم، جہان خاں، شاہ پسند خاں، نصیر خاں، برخوردار خاں وزیر اعلیٰ خاں قزلباش، مراد خاں ایرانی نہ نظام الملک کا کوئی نام نہ تھا نہ اور کسی مسلم صوبہ دار کا وکیل بقول شخصیکہ مٹھی بھر غریب مسلمان قوم افغانہ جان کی بازی لگا کر کوئی قوت کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوئے تھے یہ مزور ہے کہ - درانی سب نہایت جہیم اور زردار دستھے اور سواری میں کسی کے پاس ترکی گھوڑے کے سوا دوسری نسل کا گھوڑا نہ تھا یہ لوگ بڑے معنی، مضبوط اور جنگ میں مشاق تلواریں لے معلم الامت مرقیۃ شمسی سداسکھ لال مطہر مولانا بھارنیرہ

ہریانہ

۱۱۶

دینی اور مہلہ ان کے بعد شجاعت اور مردانگی میں درجہ دیکھتے تھے مگر شاہ درانی کے پاس سامان حرب بھی بہت ہی کم تھا صرف تیس تو ہیں تھیں جن میں پورے طور پر کام دینے والی صرف بیس ہی تھیں گو لدا ز بھی اسے نہ تھے البتہ لڑا سب سنجیب الدولہ کے پاس جو بان انداز تھے وہ سب سے بہتر کام کرنے والے تھے جو اس لڑائی میں نہایت مشید چیز ثابت ہوئے۔

راجہ سورج مل | راجہ سورج مل جاٹ نے یہ رنگ جو دیکھا بہاؤ سے بلاجے سننے اپنے ملک کو لوٹ گیا بہاؤ کے ساتھ غازی الدین، ابراہیم خاں گاردی، فتح محمد خاں گاردی، ملہار راؤ ہلکر، جبکو سہید پاجی گانگوار، جسو نت راؤ پنوار، شمشیر بہادر، بالاجی جادون، راجہ بیل سہدیو، بلونت راؤ خسر پورہ، افسر بواس راؤ، انٹاجی ٹیکس، ہر ایک کے ساتھ ہزار ہا سوار اور پیادے تھے اس کے سوا پنداروں کے سردار، چرگوری اور بھول سوار اور رتیمان بھانور اور کچواہہ جو بھوانی شکر کے سپر کردگی دہلی کی حفاظت کے لئے چھوڑ آیا تھا۔

بہاؤ کے ہمراہ مرد میدان ابراہیم خاں گاردی تھا جو سب سے زیادہ بہادر اور خطرناک تھا انسی جرنیل سبی کا شاگرد تھا اس کی نو دس ہزار فوج بندوقوں سے آراستہ اور یورپ کے قاعدہ سے قواعد داں و شایستہ اور ہندوستان بھر میں بہترین فوج سمجھی جاتی تھی مرہٹوں کے پاس تین سو تو ہیں تھیں ان میں سو تو ہیں قلعہ شکن یہ تمام نوپ خانہ نہایت آراستہ اور اس کے افسر نہایت عمدگی سے توپوں کو استعمال کرنے والے تھے۔

مغاز جنگ | ۲۶ اپریل ۱۸۵۷ء کو طرفین کے ہر گروہوں کا مقابلہ ہوا شام تک لڑائی یہی آخر مرتبہ پس پا ہوئے اور قہقینا دودھ ہزار آدمی ان کی طرف کے مارے گئے۔

خزانہ شہی پرفیہ | ایک روز رات کے وقت دہلی سے بہاؤ کے لشکر میں بہت بڑا خزانہ آ رہا تھا جس کو غازی الدین نے دہلی سے بہاؤ کی معاونت کے لئے بھیجا تھا مرہٹہ محافظ تھے مگر خزانہ غلطی و غیبی لالچہ

لامعرت مضمون ذکر بانی بیت کی لڑائی کا: صفحہ ۱۱۷ شمشیر بہادر سپر باجی راؤ کا مادرش دودھ ہم سلطان بوقاریخ احمد

صفحہ ۱۱۷ تہ حیرت منی سلسلہ صفحہ ۱۱۶۔

کے مورچہ میں اپنا شکر سمجھ کر آگیا مرہٹے نے مرہٹہ زبان میں کچھ دریافت کیا پٹھان یہ سمجھ گئے یہ لوگ مرہٹے ہیں فوراً مستعد ہو کر دستہ کو تلوار کی گھاٹ اُتار اور خزانہ کو فتوحات فہمی سمجھ کر اس پر قبضہ کر لیا۔ احمد شاہ درانی مرہٹوں کے مغرب رخ منیم تھے فواب نجیب الدولہ کو یہ اہتمام بہ ہوا کہ مرہٹوں کی رسد کو روکا جائے چنانچہ نجیب الدولہ نے نہایت عمدگی سے مرہٹوں کا قافیہ تنگ کرنے کا بندوبست کیا۔

علاقہ سرہند کا زمیندار آلا جاٹ مرہٹوں کو برابر رسد بھجوا رہا تھا نجیب الدولہ نے ایک فوج دستہ بھیج کر آلا جاٹ کی خدمت رسد رسائی کا خاتمہ ہی کرادیا۔

شاہ ولی اللہ شاہ جنگل شاہ درانی رات دن گھوڑے پر سوار رہتا اور ہر حصہ فوج میں خود پہنچ کر نشئی دلی شاہ احمد شاہ درانی اور امراتے افغانہ کو پانی پت میں آتے ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا ہراول کی باہمی فوج کے بعد معمولی چھپر چھاڑ جانہیں میں ہوتی رہی آخر ۲۶ جمادی الاول کو احمد شاہ درانی نے مرہٹوں کے حصار و زنجیرہ پر حملہ کرنا تجویز کیا نجیب الدولہ کو مقدمۃ الجہش بنایا اور جہاں خاں و شاہ سپند خاں، اُن کا ملکی مقرر کیا ان کے پیچھے حافظ رحمت خاں، فواب دودنڈے خاں، فواب فیض اللہ خاں کی فوج کو رکھا۔

شجاع الدولہ و احمد خاں بجکش کو ان کا ملکی مقرر کیا ان کی پشت پر خود بادشاہ اور اشرف الزماں شاہ ولی خاں رہے۔ مآثرِ نظہر کے وقت حملہ کیا گیا۔

مآثرِ نظہر کے وقت حملہ کیا گیا نجیب الدولہ بان اندازی کرتے ہوئے مرہٹوں کے سنگرم تک پہنچے مرہٹوں نے فوج جم کر مقابلہ کیا باقی افواج تو سنگرم یعنی حصار کے باہر لڑتی رہیں لیکن نجیب الدولہ دس ہزار فوج مرہٹوں کے حصار میں گھس گئی اور مرہٹوں کو مارتی ہنساتی ہوئی اُن کے کمپ کے بازار میں جو کمپ کے وسط میں واقع تھا پہنچ گئی وہاں مرہٹوں نے چاروں طرف سے اُن کو گھیر لیا شام تک فوج تلوار سے بازار کا رزار گرم رہا خون کے ندی نالے بہ گئے مرہٹوں سے میدان جنگ پٹ گیا بہاؤ کا سالار بلونت سنگھ جو میں ہزار مرہٹہ سواروں کا سردار تھا ایک روہیلہ کے ہاتھ

ہارا گیا۔ شام ہونے پر یہ فوج جو مرہٹوں کے حصار میں محصور تھی اور اس کو کوئی مدد بھی باہر سے پہنچ نہیں سکتی تھی خود تھوڑا در شجاعت کے کارنامے دکھاتی ہوئی اپنے قیام گاہ کی طرف واپس ہوئی اور اپنے ساتھ مرہٹوں کی نوپ جو کمپ کے عین وسط اور ہزار لشکر میں رکھی ہوئی تھی۔ اپنے ساتھ ٹھسٹ لائے ردھیل دس ہزار میں سے چار ہزار بچے تھے مگر ہزار ہا مرہٹے اس جھڑپ میں کام لائے مال غنیمت لائے تھے اس میں ایک ”دھن“ بھی ہاتھ لگا تھا۔ ردھیل فوج واپس اپنے کمپ پہنچی تھی پانچ سو جوان حصار کے دروازہ پر ٹک گئے تھے تاکہ بقیہ ردھیل فرار گاہ کی طرف باطمینان پہنچ جائیں مگر افراتفری میں ہانسو کو فوج بقیہ السیف بھول گئی مگر انھوں نے بہادری کے جوہر ایسے دکھائے مرہٹے سپاہ ہوتے اور یہ لوگ مع الخیر اپنے قیام پر دھن بجاتے اور گاتے ہوئے شجاع الدولہ کے کمپ کے قریب ہو کر گز سے شجاع الدولہ حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

احمد شاہ درانی کا وقائع نگار لکھتا ہے کہ

”قریب پانصد بیادہ لازم قواب خجیب الدولہ از زخم ہائے شمشیر قواب تے خون از سر دقن شان رواں دفت زان در قس کناں از شکر دھار قواب شجاع الدولہ حال جراحت در قس کردن افغانان بدو متعجب گشت و گفت کہ آفرین بر جرأت دیہادری این جواناں“

گوہنڈ پٹنٹ | گوہنڈ پٹنٹ بہادری اور دلاوری میں بے مثل گنا جاتا تھا سردار بہاد کو معلوم ہوا ردھیل سردار مد شجاع الدولہ درانی کے علم کے نیچے جمع ہو چکے چنانچہ اس نے گوہنڈ کو حکم دیا کہ افغانی سرداروں اور قواب شجاع الدولہ کے ملک وال اور اہل و عیال کو بہاد کرنے کی عرض سے پاتہ تخت دہلی سے پچاس ہزار سپاہ کے ساتھ روانہ ہو جاؤ۔

نادر شاہ نے حاجی کریم داد خاں اور حاجی عطائی خاں کو جو تھہار سے حال ہی میں آکر دھج میں داخل ہوئے تھے حسن اتفاق سے اس وقت بادشاہ کے ردھیل مدد پر کھڑے تھے ان کو اشارہ کیا کہ تم ابھی اپنے لشکر کو لے کر سوار ہو جاؤ اور گوہنڈ پٹنٹ کو قرار واقعی سزا دو ایک پہروں بانی تھا کہ ہودوئوں سردار چار ہزار سپاہ لے کر قواب حناہیت خاں کی رہبری سے روانہ شاہجہاں آباد

ہوئے دریائے حمن سے پار ہو کر محمد گوبند پنڈت کے کمپ پر جا پڑے یہاں گوبند پنڈت خوب مزے اڑا رہے تھے کہ افغانی افسر ایک انہوہ کثیر کے ساتھ بلا کی طرح ان کے سر پر موجود تھے گوبند پنڈت کی سپاہ نے بھی مسلح ہونا چاہا مگر ان کا بدن قابو میں نہ تھا تاہم ایک سخت جنگ ہوئی چار گھنٹے تک برابر وار ہونے لگے آخر افغانیوں نے نہایت سفال کے ساتھ ہر دونوں کو قتل کرنا شروع کیا یہاں تک گوبند پنڈت اپنے اٹھارہ ہزار سپاہیوں کے ساتھ مارا گیا اور بہادر دوسوں میں نام روشن کر گیا دوسرے روز دہر کے بعد دن ڈھلے بہ دو لون افسر شاہی لشکر میں حاضر ہوئے شاہ کے سامنے مقتولوں کے سر خیر چوں اور فترک سے نکال کر ڈھل دیے بادشاہ بے حد خوش ہوا اور انعام سے نوازا۔

کہیم داد خان اور سردار عطائی خان خدا داد خانٹ رکھنے تھے ان کی بہادری اور شجاعت کی دہاک ان کے وطن میں بھی تھی ان کو جہاد سے بڑا شوق تھا اسی خیال سے ہ وارد ہند ہوئے اور داد شجاعت دی اور موقع پڑا تو کاربائے نمایاں انجام دے۔

شخون ابرزیم خان گاردی کے بھائی فتح خان گاردی نے ایک روز مسلمانوں کے لشکر پر شخون ابرزیم خان لیکن مسلمانوں کے لشکر میں جو کہ پہرہ کا انتظام نہایت معقول تھا۔ شخون ناکام رہا اور بہت سا نقصان اٹھا کہ فتح خان کو داپس جانا پڑا۔

سردار بہادر اور شاہ درانی کی ہر دو فوجیں چڑے پڑے اٹھ گئی تھیں روزانہ کے معمولی مزے پریشانی کا سبب بن رہے تھے سردارانِ رزمید میں سے کچھ لوگ عاجز آ گئے اور کئی بار انھوں نے بادشاہ درانی سے عرض کیا کہ ایک مرتبہ فیصل شدہ جنگ ہو جائے دیکھتے یا میدان ادا ہو رہے یا ادھر لیکن شاہ درانی نے یہ جواب دیا کہ یہ لڑائی کا معاملہ ہے اور تم لوگ واقف نہیں دوسرے کاہل و کاتم کو اختیار ہے جو دل میں آئے کر لیکن یہ امر یہی راستے پر چھوڑ دو جنگ کے معاملہ میں جلدی نہ پائے دیکھتے رہو کہ یہ بازی کس طرح تمام ہوتی ہے از بسکہ درانیوں کی سپاہ شب و روز ہر طرف سے چھٹ اور ہوشیار رہتی تھی نتیجہ ہوا مرہ فوج میں رستہ کی قلت ہونے لگی تنجیب الدلہ نے رسد

لہ ہرت

کے راستہ مسدود کرتے تھے۔

مرہٹہ فوج کے مہینے ہزار آدمی جنگل میں لکڑی لینے کو گئے ان کے مقابلہ میں پانچ ہزار مار جو طلاء گردی کرتے تھے وہ در آئے ان بیسیوں ہزار کو لکڑی اور کھیرے کی طرح کاٹ کر رکھ جان کے پاس جنگی ہتھیار نہ تھے صرف لکڑی کاٹنے کا سامان تھا کچھ لوگ محافظ مسلح ضرور تھے مگر بے خبری میں رات کا وقت تھا یہ لوگ بے آئی کام آئے۔ صبح ہوتے ہی نیشوں کا نیش دور دور تک نظر آتا تھا مرہٹوں کو خبر لگی فوج میں داد دیا پڑا اور خود بہاؤ بھی اس ماجرے سے بدحواس ہو کر مغلوب یاس ہوا۔

ادنیٰ صلح ہوئی | بہاؤ نے نواب شجاع الدولہ کے پاس پیام بھیجا کہ تم درمیان میں بڑے کسی طرح بہاؤ کو روکو اور بادشاہ کو آمادہ کر دو ہم یہ احسان نازلست کبھی نہ بھولیں گے اور اپنی پگڑی بھڑا کر پیش بہاؤ سے بڑی ہوئی تھی بیچ کر مستعدی ہوا کہ تم بھی اپنی پگڑی میرے واسطے بھڑا دو مجھے اپنا ٹی بدل بھائی آج سے سمجھو اور ایک مٹھی زعفران بھی دی کہ مرہٹوں میں ایفائے عہد کے اقرار کا نشان ہوتا ہے نواب نے اس امر کی اطلاع وزیر اعظم شاہ ولی خاں کی وساطت سے بادشاہی کے حضور تک پہنچائی بادشاہ نے جواب دیا ہم سردارِ رومیلہ کے بلائے سے یہاں آئے ہیں اس کو اور سب مسلمانوں کو مرہٹوں اور غدار بھائیوں کی اطاعت سے نکالیں ہم کو صرف لڑائی کے بندوبست میں اختیار ہے باقی رہی صلح سوا اس کو تم سب سردارِ جالو جس طرح مناسب سمجھو صلح کی گفتگو کرو۔

شجاع الدولہ مرہٹوں سے ساز باز کہتے تھے انہوں نے کہنے سے ہندوستان کے بیرون کی مجلس لگنا کٹھن منعقد ہوئی۔ نواب شجاع الدولہ، نواب احمد خاں نیکش، نواب افشار رحمت خان، نواب دومدے خاں، نواب میمن اللہ خاں، نواب عنایت خاں وغیرہ سب نے صلح ہو جانے کو عنایت سمجھا کیونکہ اپنی قلت و کمزوری اور مرہٹوں کی کثرت و طاقت دری کو سب ذکر پانی پت کی لڑائی صفحہ ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱

محسوس کئے ہوئے تھے لیکن تنہا نواب نجیب الدولہ نے سب کی مخالفت کی اور کسی طرح صلح برصغیر مندرجہ ہوئے جب سب نے جنگ کو صلح پر ترجیح دینے کا سبب دریافت کیا تو نجیب الدولہ نے بیان کیا کہ

نجیب الدولہ کی درس نگاہ | مرہٹے ایک ایسی قوم ہے کہ جس کے قول و فعل اور اقرار و وعدہ کا کوئی اعتبار نہیں اس وقت حسن اتفاق سے ہم سب ایک میدان میں جمع ہیں مرہٹوں سے لڑکر اردول کے حوصلے نکال کر عزت کے ساتھ رجوانہ بادہ مناسبت ہے کیونکہ پھر ایسا موقعہ مسیر ہونا ممکن نہیں اگر خدا نخواستہ اس وقت صلح ہو گئی اور شاہ درانی افغانستان کو اور ہم سب اپنے اپنے علاقوں کو رخصت ہو گئے تو بعد میں مرہٹے ہم میں سے ایک ایک کو جن جن کر ہلاک کر ڈالیں گے۔

(بانی آئندہ)

تفسیر منظر

تمام عربی مدرسوں، کتب خانوں و عربی جاننے والے اصحاب کے لئے شبیل تحفہ ارباب علم کو معلوم ہے کہ حضرت قاضی ثناء اللہ بانی بڑی کی یہ عظیم المرتبہ تفسیر مختلف خصوصیتوں کے اعتبار سے اپنی نظیر نہیں رکھتی لیکن اب تک اس کی حیثیت ایک گوہر ناباب کی تھی اور ملک میں اس کا ایک قلمی نسخہ بھی دستیاب ہونا دشوار تھا۔

الحمد للہ کہ

سالہا سال کی عرق ریز کوششوں کے بعد آج اس قابل میں کہ اس عظیم الشان تفسیر کے شائع ہو جانے کا اعلان کر سکیں اب تک اس کی حسب ذیل جلدیں طبع ہو چکی ہیں جو کاغذ اور دیگر سامان طباعت و کتابت کی وجہ سے بہت محدود مقدار میں بھیجی ہیں۔

ہر بغیر جلد جلد اول تقطیع ۲۹ ۱۲۲ ساٹ روپے جلد ثانی ساٹ روپے جلد خامس ساٹ روپے جلد ششم آٹھ روپے جلد ثالث درابح زیر کتابت ہیں۔

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی